باب: 37

# امام البخاریؒ
**(810 - 870 AD)**

نام محمد اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ والد کا نام اسماعیل بن ابراہیم ہے۔ 194AH/810AD میں پیدا ہوئے۔ چونکہ آپ کا تعلق شہر بخارا (آج کا ازبکستان) سے تھا اس لیے امام بخاریؒ مشہور ہوئے۔ آپ درمیانہ قد اور دبلے پتلے بدن کے مالک تھے۔ بچپن میں دونوں آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو گئے تو آپ کی والدہ ماجدہ بہت افسردہ ہو گئیں۔ وہ دعا گو رہا کرتی تھیں کہ ایک روز انہیں خواب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی طرف سے یہ بشارت ملی کہ اللہ کے فضل و کرم سے اب ان کے فرزند کی آنکھوں کی روشنی واپس لوٹ آئی ہے۔ وہ صبح اُٹھیں تو انہوں نے واقعی اپنے بیٹے کو مکمل دیکھتا ہوا پایا۔

آپ کے والد ایک بڑے محدث تھے۔ اسی لیے امام بخاریؒ کی حدیث سے رغبت ان کے خون میں رچی بسی تھی۔ آپ دس برس کے تھے کہ مدرسہ میں جب بھی کسی حدیثِ مبارکہ کو سنتے تو اسے یاد کر لیتے۔ تعلیم سے فارغ ہوئے تو شہر کے مختلف محدثین سے فیض حاصل کیا جن میں سے ایک حضرت داخلیؒ بھی تھے۔ ایک روز داخلیؒ کوئی حدیث پڑھا رہے تھے جس کے کچھ الفاظ انہوں نے یوں ادا کیے۔ "سُفْیَانْ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ"۔ انھیں سن کر امام بخاریؒ نے ان کو توجہ دلائی کہ حدیث کے الفاظ میں صرف "اَبِی الزُّبَیْرِ" نہیں بلکہ "اَبِی الزُّبَیْرِ بِنْ عَدِیِّ" ہے۔ تحقیق کی گئی تو امام صاحبؒ درست پائے گئے۔ یوں آہستہ آہستہ آپ کا اپنا ایک مقام بھی بننے لگا۔ امام بخاریؒ ابھی صرف اٹھارہ سال ہی کے تھے کہ تعلیم کی غرض سے مکہ پہنچے اور پھر مدینہ گئے۔ اسی کم عمری میں آپ نے دو کتابیں بھی تصنیف کیں، جن کے نام قضایا الصباح اور اسماء الرجال ہیں۔

امام بخاریؒ کا حافظہ غیر معمولی حد تک تیز تھا۔ حامد بن اسماعیلؒ روایت کرتے ہیں کہ "۔۔ بخاری، حدیث کے استادوں کے پاس بغیر دوات قلم کے جایا کرتے تھے تو ہم لوگوں نے ان سے کہا کہ تم کو کیا فائدہ ہے جو تم سنتے ہو گے بھول جاتے ہو گے۔ اسی طرح سب ہی نے انہیں کہنا شروع کر دیا۔ آخر ایک روز ہم سے تنگ آکر انھوں نے کہا کہ جو تم نے لکھا ہے سب کو سامنے لاؤ اور میری یاد سے مقابلہ کرو۔ اُس وقت تک سب نے ملا کر کوئی 15,000 احادیث لکھی تھیں۔ بخاری نے انھیں سب اپنے حافظہ سے پڑھنا شروع کر دیا۔ ان کو وہ سب کچھ ایسا خوب یاد تھا کہ ہم نے اپنی غلطیوں کو بھی ان سے درست کر لیا۔۔"۔

Siddiqui Publications

ایک روز اسحٰقؒ بن راہویہ کی مجلس میں یہ ذکر ہوا کہ کیا ہی اچھا ہوا گر کوئی صحیح احادیث کا مجموعہ تیار کر سکے تاکہ لوگ بلاخدشہ اس پر عمل بھی کر سکیں۔ چنانچہ اسی روز امام محمد بخاریؒ کے دل میں اس بات کا عزم پیدا ہو گیا کہ وہ ایسے مجموعے کو تیار کرنے پر ضرور کام کریں گے جو غلطیوں سے مکمل پاک ہو گا۔ اُس وقت تک آپ کے پاس کوئی 6 لاکھ احادیث جمع شدہ تھیں۔ اُن میں سے آپ نے صحیح حدیثوں کی مکمل تحقیق اور اپنے مجموعے کے لیے ان کا انتخاب کرنا شروع کر دیا۔ جو حدیث نہایت صحیح پائی اُس کو لکھا اور باقی کو ترک کر دیا۔ اس کے علاوہ اپنا معمول یہ کر لیا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے پہلے غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے، پھر دعا کرتے کہ یااللہ میرے اس کام میں کوئی خطا نہ ہونے پائے۔ آخر کار 16 سال کی کامل محنت کر کے آپ نے نہ صرف مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بلکہ ریاض الجنۃ کے مقام پر بیٹھ کر اپنی اس کتاب کو مرتب کیا جس کا نام۔" صحیح البخاری" رکھا گیا۔ سب لوگ اسے ایک نہایت مستند کتاب سے قبول بھی کرتے ہیں۔

امام بخاریؒ کے والد امیر تھے لہٰذا آپ کے پاس بھی دولت کی کمی نہ تھی۔ لیکن آپ نہایت سادگی سے اپنی زندگی گذارتے تھے۔ تجارت آپ کا پیشہ تھا۔ اس میں آپ ہمیشہ اصولوں پر دین لین کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کے ایک ملازم، محمد ابن حاتم ورقہ کہتے ہیں کہ "۔۔امام بخاریؒ نے بخارا میں ایک سرائے تعمیر کی تو ان کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ خود اینٹیں لاتے اور اس کی دیواروں کی تعمیر میں ہمارا ہاتھ بٹاتے۔۔"۔ محمد ابن حاتم کہتے ہیں کہ جب ہم سفر پر روانہ ہوتے اور امام بخاریؒ رات میں اٹھتے تو ہمیں اپنے کاموں کے لیے کبھی نہ جگاتے۔ جب مجھے پتہ چلتا اور ان سے دریافت کرتا کہ آپ مجھے کیوں نہیں جگا لیتے، تو آپ اس کے جواب میں کہدیتے کہ "۔۔تم جوان ہو تم کو نیند کی زیادہ ضرورت ہے۔۔"۔

آپ کا انتقال 256AH/870AD میں سمرقند کے ایک ملحقہ گاؤں خرتنگ میں ہوا۔ آپ نہ صرف ایک بڑے اسکالر تھے بلکہ زہد و تقویٰ میں ایک کامل شخصیت کے بھی مالک تھے۔ امام بخاریؒ نے اسوہ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع کر کے مسلمانوں کی عملی زندگی کی رہنمائی کے لیے بلاشبہ ایک بہت بڑا اور نہایت اہم کام انجام دیا۔